بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے پیارے ہم وطن: بھائیو۔ بہنو۔ ساتھیو اور میرے عزیز بچو اور بچیو!

السلام علیکم ورحمت اللہِ وبرکاۃٗ: آپ سب کے سامنے اللہ تبارک وتعالے کی جو آیات پیش کرنے لگا ہوں۔ آپ سے درخواست ھے کہ اِن آیات پر صدقِ دِل کے ساتھ غور کریں۔ اَصل مضمون والی آیات کو بیان کرنے سے پہلے۔ میرا فرض ھے کہ میں آپ سب کو اللہ تعالے کی آیات سے لاپرواھی۔ بے قدری یا بے توجہی کا سلوک کرنے کے متعلق اللہ تعالے کے فرمان (اعلان) سے باخبر (متنبہ – آگاہ) کر دُوں۔ ذرا غور فرمائیں۔

سورۃ الجاثیہ – باب 45 – آیت 8

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾

ابوالاعلی مودودی [45:8]	طاہر القادری [45:8]	محمد حسین نجفی [45:8]
جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں، اور وہ اُن کو سنتا ہے، پھر پورے استکبار کے ساتھ اپنے کفر پر اِس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے اُن کو سنا ہی نہیں ایسے شخص کو دردناک عذاب کا مژدہ سنا دو	جو اللہ کی (اُن) آیتوں کو سنتا ہے جو اُس پر پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں پھر (اپنے کفر پر) اصرار کرتا ہے تکبّر کرتے ہوئے، گویا اُس نے انہیں سنا ہی نہیں، تو آپ اسے دردناک عذاب کی بشارت دے دیں،	جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جب اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں پھر وہ تکبر کے ساتھ اس طرح اَڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ بس تم اسے دردناک عذاب کی خبر دے دو۔

سورۃ السجدہ – باب 32 – آیت 22

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾

ابوالاعلی مودودی [32:22]	طاہر القادری [32:22]	محمد حسین نجفی [32:22]
اور اُس سے بڑا ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیر لے ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے	اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے پھر وہ اُن سے منہ پھیر لے، بیشک ہم مُجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں،	اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جسے اس کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے (اور) پھر وہ ان سے روگردانی کرے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

میری پیاری قوم کے پیارے افراد آپ نے اللہ تعالے کی آیات سے لاپرواھی کا سلوک کرنے کے متعلق قرآنِ مجید کی دو آیات دیکھ اور پڑھ لی ہیں۔ اِن دونوں آیتوں میں اللہ تعالےٰ نے جو عذابِ الٰہی و اِنتقامِ الٰہی کی تنبیہ فرمائی ھے۔ اِس تنبیہ کو سچا یقین کریں۔ جو مضمون میں آپ کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں اُس مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر میں نے اللہ جی کی مندرجہ بالا آیات آپ کی یاد دھانی کیلئے یہاں لکھ تو دی ہیں۔ لیکن پھر بھی

مجھے تشویش ھے کہ اِنسانوں کا ازلی دُشمن (شیطان) آپ کو اِن آیات پر تدبر کرنے سے **روکنے یا غافل کرنے** کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اِس مضمون میں جو مسئلہ (معاملہ) اور اللہ تبارک وتعالے کے کلام کی جو حکمتیں اور صداقتیں بیان کی ہوئی ہیں۔ اگر اُن صداقتوں وحکمتوں کا علم۔ اللہ تعالے کے بندوں کو بھی مل گیا تو شیطان الرجیم کے منصوبوں اور مقاصد پر ایک عرصہ کیلئے موت آجائے گی۔ یہی وجہ ھے کہ شیطان اپنی پوری کوشش کرے گا کہ آپ کی توجہ کو اللہ تعالے کی اُن آیات پر غور وخوض کرنے سے دُور رکھے اور آپ کی توجہ (چالاکی سے) کسی اور بات یا کسی اور مضمون کی طرف مبذول کروادے۔ اللہ تعالے جی کی عطا کی ہوئی خاص توفیق کے ساتھ۔ آپ کو شیطان کی ممکنہ چالاکیوں سے پہلے ھی ھوشیار کر رھا ہوں تاکہ آپ اللہ تعالے کی کسی بھی آیت کو بغیر سمجھے نظر انداز نہ کر دیں۔ جب تک سمجھ نہ آجائے اُسی آیت پر توجہ قائم (مرکوز) رکھیں۔ بے توجہی کے ساتھ۔ اللہ تعالے کی آیات پر سے نظریں گذارنے سے بچیں۔ اللہ تعالے کی اپنے پاس موجودگی کو بار بار اپنے ذھن میں یاد کریں ۔ آیات کے معانی یا مفہوم اِس طرح سوچیں جیسے کہ اللہ تعالے واقعی (ایک شفیق باپ اور محترم مگر بے تکلف استاد کی طرح) آپ کے پاس بیٹھے ہوں اور آپ اور اللہ تعالے جی جیسے ۔ اکٹھے مِل کر کسی آیت کے معانی، مفہوم، مطلب کے متعلق بات چیت سی کر رھے ہوں ۔

میرے پیارے بھائیو اور میری محترم بہنو! آپ کو یاد ھو گا کہ کئی مرتبہ جب نماز کے دوران آپ اللہ تعالے کی آیات پڑھ رھے ہوتے ہیں۔ تو آپ کی توجہ (بعض اوقات) اُس آیت پر نہیں ہوتی اور کئی مختلف خیالات دماغ میں آجاتے ہیں۔ ایسی صورت میں (عموماً) ہم بے توجہی سے نماز تو پوری کر لیتے ہیں۔ مگر پھر اللہ تعالے سے ملاقات جیسی نماز حاصل نہیں ہوتی۔ اِسی طرح اگر آپ کسی ایک آیت پر تدبر کرتے وقت کسی اور بات یا کسی اور آیت کے بارے میں سوچنے لگ گئے۔ تو آپ کو اُس پہلی آیتِ کریمہ کی حکمت سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ھے ۔ شیطان کوشش کریگا کہ آپ کو کسی اور نیکی (اچھی بات) کا چھانسہ دے کر آپ کی توجہ اُس آیت سے پَرے کر دے۔ اللہ تعالے کی پناہ میں آپ صرف تب ہونگے جب آپ کے ذھن (دِل ودماغ) میں اللہ تعالے کی اپنے پاس موجودگی کا احساس قائم اور زندہ ہو گا۔ پچھلے صفحے پر لکھی ہوئی دونوں آیات میں بیان شدہ عذابِ الٰہی اور انتقامِ الٰہی سے خبردار رھیں۔ اللہ تعالے کی ھر ایک آیت کو سمجھ کر اور احترام کے ساتھ پڑھیں۔ اللہ تعالے آپ پر اپنے پاک کلام کے معانی کو جاننا اور کلام کی حکمتوں کو سمجھنا آسان بنادیں۔ آمین۔

اِس ضروری یاددھانی کے بعد اَب میں۔ اگلے صفحہ پر اپنا اھم دینی مضمون شروع کرتا ہوں۔ اِس مضمون میں اھم دینی مسائل اور اُن مسائل سے متعلقہ قرآنی آیات کو آپکے سامنے پیش کیا ھے ۔ امید ھے کہ آپ اللہ تعالے کی موجودگی کا یقین رکھ کر اللہ تعالے کی آیات کی تشریحات پر غور کریں گے۔ اللہ تعالے اِس مضمون کو ہم سب کیلئے مبارک بنادیں۔ آمین ۔ ہمارے پیار کرنے والے، مہربان، معزز، ہمیشہ ہر جگہ موجود، علیم اور حکیم اللہ تعالے آپ سب پڑھنے والوں پر اپنے فضل اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتے رہیں۔ اللہ تعالے آپ کو اپنی آغوشِ محبت کا ذاتی تجربہ نصیب فرمائیں۔ آمین۔ آمین۔ آمین

رسولوں کو بھیجنے کے متعلق اللہ تعالےٰ نے خود کیا بیان فرمایا ھے ؟
ختمِ نبوت کا نظریہ۔ قرآنِ مجید کی آیات سے صریحاً غفلت اور انحراف ھے

اِس مضمون میں قرآنِ مجید کی آیات اور اُن آیات کے چند مشہور اردو ترجمے اور حتی الوسع اِن آیات کی تشریح اور تفہیم بھی آپ کے سامنے پیش کی ھے۔ گذارش ھے کہ آپ خود اپنی آنکھوں۔کانوں۔دِل اور دماغ سے۔ اِن آیات کے الفاظ اور معانی پر غور و فکر کر کے فیصلہ کریں ۔ آیات کے ترجمہ اور تشریح کو ایسے طور سے پیش کیا ھے کہ ہر ایک باشعور اِنسان خود اُن آیات کے معانی یقین کے ساتھ جان سکے ۔ چاہے آپکو عربی زبان کا نہایت محدود (تھوڑا) علم آتا ھو۔ پھر بھی۔بفضلِ تعالےٰ آپکو اِس مضمون میں بیان شدہ اکثر آیات کا معنی۔ پُر یقین طور سے سمجھ آجائے گا ۔ اِنشاء اللہ تعالےٰ۔ جِس جگہ پر بھی آپ اِس مضمون کو پڑھ رھے ہونگے ۔ وہاں پر اللہ تبارک و تعالے پہلے ھی سے موجود ہیں ۔ اللہ جی کی جو بھی آیت آپ کے سامنے ہو، اُسپر تدبر کرتے وقت مظبوطی سے ۔ یہ یقین پکڑ کر رکھیں کہ اللہ جی کی آیت ھے ۔ خود اللہ جی نے لکھوائی ہوئی ھے ۔ وُہی اللہ تعالے جی میرے پاس بذاتِ خود موجود ہیں۔ میرے اللہ جی یہ بھی فرما چکے ہیں کہ مُجھ سے پوچھو تو میں جواب دونگا۔ اُردو میں لکھے ہوئے ترجمے اور تشریح پڑھ کے دیکھتا ہوں (دیکھتی ہوں) ۔ اگر دِل کو تسلی نہ ہوئی تو اللہ تعالے سے پوچھ لُوں گا (لُوں گی)۔ بس یہ یقین اپنے دِلوں میں مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ آپ خود اللہ تعالے کے تعلیم و تدریس کے بعض طریقوں، مثلاً وحی کے ذریعہ سے نزولِ علوم و عرفان کا ذاتی طور پر مشاھدہ کریں گے ۔ اِنشاءاللہ تعالےٰ ۔ آپ کے ذمہ صرف اُتنی ھی کوشش کرنے کی ذمہ داری ھے جتنی آپکی طاقت میں ھے ۔

میرے پیارے بہنو اور بھائیو ۔ آپ اللہ جی کی موجودگی کا یقین کر کے ۔ ہر ایک آیت پر صرف اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق غور۔ تدبر۔ توجہ کریں ۔ ساتھ ساتھ اللہ جی سے باتیں بھی کرتے جائیں۔ (جب آپ کو اللہ جی کی۔ اپنے پاس موجودگی کا یقین تھوڑا سا بھی پختہ ہو جائے گا۔ تو باتیں ہونی۔ خود بخود شروع ھو جائینگی)۔ میں نے تو صرف اللہ تعالے کی اِس مضمون سے متعلقہ آیات آپ کے سامنے (بطور یاد دھانی) پیش کرنی ھیں۔ علم و عرفان تو ہمارے اللہ تعالے جی کے فضلوں سے۔ خود آپکے اپنے دِلوں پر نازل ھونے ہیں ۔ یہ مضمون آپ کے لئے اِس توقع سے لکھ رہا ہوں کہ آپ میں سے جو کوئی بھی اِس مضمون میں بیان کی ہوئی آیات پر اپنی صلاحیت کے مطابق کوشش اور محنت سے تدبر کرلے۔ ایسا ہر ایک شخص اللہ تعالے کے تعلیم و تدریسِ قرآن کے جاری عمل کا بذاتِ خود مشاھدہ کرلے۔ اللہ تعالے کرے کہ میری قوم کے بہت سارے لوگوں کو بہت جلد اللہ جی کے اِس جاری و ساری فضل کا مشاھدہ نصیب ہو جائے۔۔۔ آمین۔ یارب العالمین۔ آمین ۔ اللہ تبارک و تعالے کا مقدس کلام (آیاتِ قرآن) آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ اُمید ھے آپ صدق اور احترام کے ساتھ اِن آیات پر تدبر کریں گے۔

Al-Mo' minoon - Chapter 23: Verse 51

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ
إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾

صداقت - 1: سورۃ المؤمنون کی اِس آیت کے چھ مختلف اُردو ترجمے آپ کی سہولت کیلئے ساتھ ھی پیش کر دیے ہیں۔ اللہ تعالے نے نہایت عالیشان حکمت کے ساتھ اِس آیت میں یہ اعلان بھی فرمایا ھوا ھے کہ اِس

آیت کے نزول کے بعد۔ کئی لوگ ایسے ہونگے جو کہ اللہ تعالے کے رسول ہونگے۔ قرآنِ مجید میں اِس آیت نمبر 23:51 کا موجود ہونا کافی ثبوت ھے کہ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد کم از کم چند ایک رسول تو ضرور ھونے چاہیں ۔جن کیلئے اللہ تعالے نے یہ فرمان (ھدائیت) قرآنِ کریم میں لکھوائی ھے ۔ آپ دیکھ رھے ہیں کہ اللہ تعالے نے اِس آیت میں **الرُّسُلُ** کو خصوصاً مخاطب فرمایا ھے۔ اللہ تعالے حکیم و علیم ہیں اور غلطیوں سے بھی پاک ہیں۔ لہذا۔ جب اللہ تعالے نے قرآنِ مجید میں یہ حکم فرمایا تو جن لوگوں کو (**الرُّسُلُ**) کہہ کے مخاطب کیا ھے۔ اُن میں سے کچھ تو ایسے ہونے چاہئیں جن پر یہ فرمان صادق آتا ھو۔ اپنے اللہ تعالے کی پاکیزگی اور فراست پر یقین رکھتے ہوئے اِس آیت کے اِلفاظ پر غور فرمائیں۔ سوچیں اور تدبر کریں کہ یہ آیت نمبر 23:51 آخر کن لوگوں کیلئے حکم (ھدائیت) ھے؟ وُہ لوگ (**الرُّسُلُ**) قرآنِ مجید کے نزول کے بعد کے زمانے میں موجود ہونے لازمی ہیں ۔ وگرنہ۔ پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالے کی یہ آیت نمبر 23:51 عملی طور پر فضول اور بے مقصد ھے ۔ مگر ھم سب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ۔ غلطیوں سے پاک ہیں اور یہ آیت بھی یقیناً سچ ھے۔ لہذا پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اِس آیت نمبر 23:51 کے نزول کے بعد بھی لازماً کئی ایسے رسول ھونگے جن کیلئے یہ آیت موجب، ھدایت بنتی رھے گی۔

Surah Al-Mo' minoon - Chapter 23: Verse 51

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾

Jama'at Ahmadiyya	ابوالاعلی مودودی [23:51]	جالندہری [23:51]
[23:52] اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھایا کرو اور نیک اعمال بجالاؤ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اُس کا میں یقیناً دائماً علم رکھتا ہوں۔	اے پیغمبرو، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، میں اس کو خوب جانتا ہوں	اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل نیک کرو۔ جو عمل تم کرتے ہو میں ان سے واقف ہوں
احمد علی [23:51]	**محمد جوناگڑھی [23:51]**	**محمد حسین نجفی [23:51]**
اے رسولو! ستھری چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو بے شک میں جانتا ہوں جو تم کرتے ہو	اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں	اے (میرے) پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ بیشک تم جو کچھ کرتے ہو میں اسے خوب جانتا ہوں۔

اللہ تعالے کی موجودگی کا یقین کرکے غور فرمائیں کہ اللہ جی نے اِس آیت کو قرآنِ مجید میں لکھوایا ھے ۔ اور واقعی یہ ھدایات رسولوں (پیغمبروں) کو مخاطب کرکے۔ صرف رسولوں ہی کیلئے فرمائی گئی ہیں ۔ اِس آیت سے تو واقعی ثابت ہو رھا ھے کہ ۔ اللہ تعالے کے علم کے مطابق۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد۔ ایسے رسولوں نے بھی مبعوث ہونا ھے جن کیلئے حکیم و علیم اللہ تعالے نے یہ آیت قرآن مجید میں لکھوائی ھے۔ میرے پیارے ہم وطن ساتھیو! ذرا سوچو! کیا ایسا ممکن ھے کہ اللہ تعالے نے غلطی کی ہو۔ اور یہ آیت بے مقصد ھی نازل کر دی ہو؟ اللہ تعالے کی آیت بالکل صحیح ھے ۔ ختمِ نبوت والا نظریہ کیونکہ اِس آیت کا مخالف اور متضاد ھے لہذا یہ نظریہ غلط ھے ۔ اللہ جی کے ساتھ باتیں کرنے کی کوشش ضرور کیا کریں ۔ پوچھ کر دیکھیں ۔ اِنشاءاللہ۔ آپ کو خود یقینی علم و عرفان عطا ہو جائے گا ۔

صداقت -2 : اب ھم قرآنِ مجید کی ایک اور آیت پر مل کر تدبر کرتے ہیں۔ آئیں پہلے اپنے اللہ جی کا اپنے پاس موجود ھونے کا تصور اجاگر کرلیں۔ پھر یقین کریں کہ اللہ تعالے جی نے توعدہ دیا ھوا ھے کہ اللہ جی سے دُعا کریں گے تو اللہ جی جواب دیں گے۔ اب اللہ تعالے جی کو اپنے پاس تصور میں رکھ کر۔ سورۃ بنی اسرآئیل کی آیت 15 میں بیان شدہ ھدایت اور حکمت کو اپنے دِلوں میں اچھی طرح جذب کرلیں۔ کیونکہ اِس آیت میں اللہ تعالے نے جو بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں۔ وہ ھمارے اِس مضمون میں کئی حوالوں سے استعمال ہونے ہیں۔ اِس لئے اِن بنیادی اصولوں کو اچھی طرح سمجھنا اور یاد رکھنا بہت اھم ھے۔ خصوصاً یہ اصول کہ اللہ تعالے کسی ایک جان کا بوجھ (ذُمہ داری، سزا) کسی دوسری جان پر نہیں ڈالتے۔ اور ایک یہ اصول کہ: اللہ تعالے ہر گز کسی کو بھی (قوم یا افراد کو) عذاب نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو مبعوث نہ فرمائیں۔ اگر آپ اِن دو الٰہی اصولوں پر غور فرمائیں ۔ تو صرف اسی آیت سے حتمی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ اللہ کے رسول ہمیشہ آتے رہے ہیں اور آتے رھیں گے۔ ختمِ نبوت والا نظریہ یقیناً غلط ھے کیونکہ اللہ کی یہ آیت (17:15) یقیناً صحیح ھے اور رسولوں کے مسلسل آتے رھنے کو لازمی ثابت کر رھی ھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

Surah Bani- Israel Chapter 17: Verse 15

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

Jama'at Ahmadiyya	ابوالاعلی مودودی [17:15]	جالندہری [17:15]
[17:16] جو ہدایت پا جائے وہ خود اپنی جان ہی کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو تو وہ اسی کے مفاد کے خلاف گمراہ ہوتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں)۔	جو کوئی راہ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے، اور جو گمراہ ہو اس کی گمراہی کا وبال اُسی پر ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لیے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں	جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور جو گمراہ ہوتا ہے گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہو گا۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے
طاہر القادری [17:15]	**علامہ جوادی [17:15]**	**محمد حسین نجفی [17:15]**
جو کوئی راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لئے ہدایت پر چلتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال (بھی) اسی پر ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں،	جو شخص بھی ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ بھی اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے اور ہم تو اس وقت تک عذاب کرنے والے نہیں ہیں جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیج دیں	جو راہِ راست اختیار کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لئے ہی کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہم اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتے جب تک (اتمامِ حجت کی خاطر) کوئی رسول بھیج نہیں دیتے۔

اِس آیت (17:15) کے مختلف علماء کے لکھے ہوئے ترجمے آپ کے سامنے پیش کر دیے ہیں تا کہ آپ کو پورا یقین ہو جائے کہ واقعی اللہ تعالے نے۔
اِس آیت میں یہی اصول بیان فرمائے ہیں : کہ اللہ تعالے کسی ایک جان کا بوجھ (ذُمہ داری، سزا) کسی دوسری جان پر نہیں ڈالتے ۔
اور دوسرے یہ کہ: اللہ تعالے ہر گز کسی کو بھی (قوم یا افراد کو) عذاب نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو مبعوث نہ فرمائیں۔

اب اِن دونوں اصولوں (یعنی سنتُ اللہ) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالات پر غور فرمائیں۔
1- کیا حضرت محمد مصطفے ﷺ کی وفات کے بعد سے لیکر، آج تک۔ دُنیا کے کسی ملک یا قوم پر عذابِ الٰہی نازل ہوا ہے ؟
2- کیا گذشتہ 1300 سال کے دوران۔ پوری دُنیا میں کسی بھی اِنسان (افراد) یا کسی بستی پر۔ اللہ تعالے نے کوئی یا کُچھ عذاب نازل کیا ہے ؟
3- اگر 1300 سال کے دوران۔ کسی فرد یا قوم یا بستی پر عذاب بھیجا تھا تو اِس آیت (17:15) کے مطابق کسی رسول کو مبعوث فرمایا تھا؟
4- کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالے نے پچھلے 1300 سال کے دوران۔ کسی پر بھی (بستی، قوم، افراد) عذاب نازل ھی نہ کیا ہو؟
5- کیا اللہ تعالے نے، قرآنِ مجید میں (بعض لوگوں کو) اُن کی اسی دُنیا والی زندگی میں عذاب دینے کا وعدہ بھی کیا ہوا ہے ؟

اللہ تعالے کے وقار اور اللہ تعالے کی موجودگی کے تصور کو ہر ممکن سوال کے دوران یاد رکھیں۔ اور بھی سوال جو آپ کے اپنے دِل میں پیدا ہونگے وُہ سوال بھی سوچیں۔ مگر اللہ تعالے کی اِس آیت (17:15) پر شک نہ کریں۔ آیت یقیناً سچ ہے۔ اور چونکہ ختمِ نبوت والا نظریہ، اِس آیت کے عین مخالف ہے۔ بلکہ اِس آیت (17:15) کی توھین بھی کر رہا ہے۔ لہذا یہ نظریہ ختم نبوت خود غلط ہے ۔

اِس مضمون میں جہاں جہاں نظریہ ختمِ نبوت لکھا ہے۔ وہاں میرا مقصد ھماری قوم کا وُہ معروف عقیدہ ہے۔ جیسا کہ اِس جگہ پر سامنے والے رنگدار خانے میں بیان کیا گیا ہے۔ عام طور پر میری قوم کے اکثر لوگوں کا کچھ اِسی طرح کا نظریہ ہے لیکن الفاظ شاید مختلف بھی ہوں۔ مفہوم تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے

عقیدہ ختمِ نبوت

موجودہ زمانے میں۔ ھماری قوم کی بھاری اکثریت کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ۔ تمام بنی نوعِ اِنسان کے لئے۔ اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے آخری نبی اور آخری رسول ھیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ **کے بعد سے لیکر۔ آج تک** ۔ دُنیا کے کسی بھی مُلک، قوم، علاقہ یا مذھب کے لوگوں کیطرف ۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی بھی نبی یا رسول نہیں بھیجے گئے اور آئندہ بھی (یعنی قیامت تک) کبھی نہیں بھیجے جائیں گے ۔

میرے علم، عرفان اور یقین کے مطابق۔ یہ نظریہ (عقیدہ) شیطان مردود کی اِنسانوں کے خلاف سازش ہے۔ انسانوں کو اللہ تعالے صرف تب سزاء (عذاب) دیتے ہیں جب وُہ اِنسان (قوم، قبیلہ یا گروہ)۔ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رسولوں کا اِنکار و تکذیب کر دیتے ہیں ۔ شیطان مردود نے تقریباً ھر ایک قوم میں کوئی نہ کوئی ایسا نظریہ مقبول کروادیا۔ جِس شیطانی نظریہ کو نیکی سمجھ کر۔ تقریباً ھر قوم نے۔ آنے والے نئے رسولوں کا انکار کر دیا۔ بنی اسرآئیل کی قوم نے بھی۔ حضرت یوسفؑ کے بعد اِسی عقیدہ ختمِ نبوت کو اپنا لیا تھا۔ پھر کئی سو سال تک ۔ ذلت اور غلامی میں مبتلا رہے جب تک اللہ کے رسول (حضرت موسٰیؑ) کو نہیں مانا ۔ اُن کو نجات نہیں ملی تھی۔ میری قوم بھی اُسی جُرم (رسولوں کا آنے سے اِنکار) کی سزاء (عذاب) بھگت رھی ہے۔ جب تک میری قوم اِس عقیدہ کو نہیں چھوڑتی۔ عذابِ الٰہی سے نجات نہیں مل سکتی۔

صداقت – 3 : کے طور پر میں اپنے ہم وطن بھائیوں اور بہنوں کے سامنے۔ سورۃ آلِ عمران کی آیت (3:56) پیش کرتا ہوں۔ اِس آیت میں عالی وقار اللہ تعالے نے اِنکار کرنے والوں (**الَّذِينَ كَفَرُوا**) کیلئے اُن کی اِسی دُنیا والی زندگی کے دوران جو عذابِ شدید دینے کا اعلان فرمایا ھے۔ اُن اِلفاظ پر اپنی اپنی طاقت کے مطابق غور اور **تدبر کریں** ۔ اِس آیت (3:56) میں جو عذاب کا وعدہ ھے وُہ بالکل سچ ھے۔ مگر عذاب سے پہلے رسول مبعوث ھونے والی آیت بھی بالکل سچ ھے۔ آپ کے تدبر میں آپکی مدد کیلئے چند سوال بطور نمونہ یہاں لکھ رھا ہوں۔

1 - **الَّذِينَ كَفَرُوا** سے کون سے لوگ مراد ھیں؟ کِس بات یا ہستی کا اِنکار کرنا (کفر) مراد ھے؟ کیا رسولوں کا انکار مراد ھے؟

2 – کیا کچھ نہ کچھ ایسے لوگ (**الَّذِينَ كَفَرُوا**) ہر زمانے اور ہر ملک میں موجود ہوتے ہیں؟

3- اگر ایسے لوگ موجودہ زمانے میں بھی موجود ہیں تو کیا اِس آیت کے مطابق۔ اُن کو اِسی زندگی میں عذاب ملتا ھے یا ملے گا؟

4- اگر اُن کو عذاب ملتا ھے یا ملے گا۔ تو پھر: سورۃ بنی اسرآئیل کی آیت (**17:15**) کا کیا ھو گا؟ پہلے رسول مبعوث ہونا چاہیے؟

5- اگر اُن کو عذاب نہیں ملتا یا نہیں ملا۔ تو پھر: سورۃ آلِ عمران کی آیت (3:56) کا کیا ھو گا؟

6- کیا ہمیں اللہ تعالے کی آیات کو صحیح اور سچ ماننا زیادہ ضروری ھے یا نظریہ ختمِ نبوت کو بچانا زیادہ ضروری ھے؟

اب آپ اِس آیت کے الفاظ اور مشہور ترجموں پر غور کر لیں۔ اللہ تعالے کو اپنے پاس موجود تصور کریں۔ بار بار یہ تصور کریں ۔

Surah Aale'Imraan - Chapter 3: Verse 56

فَأَمَّا **الَّذِينَ كَفَرُوا** **فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٥٦﴾

جماعتِ احمدیہ	ابوالاعلیٰ مودودی [3:56]	جالندہری [3:56]
پس جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا تو اُن کو میں **اِس دنیا میں بھی** اور آخرت میں بھی شدید عذاب دوں گا اور ان کے کوئی مدد گار نہیں ہوں گے۔	جن لوگوں نے کفر و انکار کی روش اختیار کی ہے انہیں **دنیا اور آخرت دونوں میں** سخت سزا دوں گا اور وہ کوئی مدد گار نہ پائیں گے	یعنی جو کافر ہوئے ان کو **دنیا اور آخرت (دونوں)** میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مدد گار نہ ہو گا
طاہر القادری [3:56]	**علامہ جوادی [3:56]**	**محمد حسین نجفی [3:56]**
پھر جو لوگ کافر ہوئے انہیں **دنیا اور آخرت (دونوں میں)** سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مدد گار نہ ہو گا،	پھر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر دنیا اور آخرت میں شدید عذاب کریں گے اور ان کا کوئی مدد گار نہ ہو گا	تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہیں **دنیا و آخرت میں سخت سزا دوں گا**۔ اور ان کا کوئی مدد گار نہ ہو گا۔

سورۃ آلِ عمران کی اِس آیت کیلئے چھ مختلف علماء کے ترجمے آپ کے سامنے رکھ دیے ہیں۔ یہ تمام علماء متفق ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے اِس آیت میں یہ اعلان فرمایا ھے کہ: **جن بھی لوگوں نے کُفر کا راستہ اختیار کیا تو اللہ تعالے اُنکو اِسی دُنیا والی زندگی میں بھی عذاب دیں گے** ۔ اِس آیت (3:56) کے مطابق آجکل کے زمانہ میں بھی اور گذشتہ صدیوں کے دوران بھی اگر کُچھ لوگوں نے یا کسی قوم یا گروہ نے کُفر کیا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے لازماً

اُنکو۔اُن کی اِس دُنیا والی زندگی کے دوران شدید عذاب دینا تھا ۔بصورتِ دیگر یہ آیت 3:56 یا تو منسوخ ماننی پڑے گی یا غلط ماننی پڑے گی ۔ چونکہ ہمارے اللہ تعالےٰ جی کی ہر ایک آیت (خصوصاً قُرآنی آیات) آج بھی پوری طرح سچ ھے۔لہذا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ کُفر کرنے والوں کو آجکل بھی۔اُن کی اِسی دُنیا کی زندگی میں بھی ۔شدید عذاب دیا جانا ایک یقینی بات ھے ۔

چونکہ۔ہر زمانے میں موجود کُفر کرنے والے افراد کو عذاب دیا جانا ایک یقینی امر ھے ۔لہذا۔ہر ایک زمانے میں (اور ہر قوم میں) اللہ تعالے کے رسول مبعوث ہوتے رہنا بھی یقینی امر ھے۔یہ بھی خیال رکھیں کہ۔سورۃ بنی اسر آئیل کی آیت (17:15) کے مطابق کسی جان کا بوجھ دوسری جان پر نہیں ڈالا جا سکتا۔ لہذا جِس زمانے کے لوگوں کو عذاب دیا جائے گا ۔ رسول بھی انہی کے زمانے میں اور اُن ھی کے ملک یا بستی یا قوم میں مبعوث ہو گا۔جِن لوگوں کو سورۃ آلِ عمران کی آیت (3:56) کے مطابق عذاب دیا جانا ایک لازمی امر ھے، ویسے لوگ (کافرین) چونکہ ہر زمانے میں اور ہر ملک میں ھوتے ہیں۔لہذا۔رسول بھی ہر ملک اور ہر زمانے میں مبعوث ہونے چاہئیں۔ورنہ۔اِن دو آیات میں سے ایک آیت کو لازماً غلط یا منسوخ شدہ ماننا پڑے گا۔(نعوذ باللہ)

سورۃ آلِ عمران کی آیت (3:56) اور سورۃ بنی اسر آئیل کی آیت (17:15)۔کائنات کے مالک۔سب سے سچے۔سب سے زیادہ عزت والے اللہ تعالے کا اپنا کلام پاک ھے۔ شیطان مردود کی سازش کے تحت تراشا ھوا۔ نظریہ ختمِ نبوت۔اللہ تعالے کی اِن مبارک آیات کی توھین کر رھا ھے۔ اُس جھوٹے شیطانی نظریہ کو بچانے کے لئے۔اللہ تعالے کی مقدس آیات میں سے کئی ایک کو (نعوذ باللہ) جھوٹی، باطل، متروک یا منسوخ ماننا پڑتا ھے ۔اپنے اللہ تعالے کی آیات کو۔اپنے معاشرے کی باتوں سے زیادہ معتبر سمجھ کر تدبر کریں۔اللہ تعالے آپکی مدد فرمائے۔

صداقت – 4 : اِس صداقت کے بیان میں سورۃ الاعراف کی آیت (7:35) آپ کی توجہ اور تدبر کیلئے پیش ھے۔ہماری قوم (پاکستانی) کی بھاری اکثریت ذاتی طور پر ۔ قرآنِ مجید کو سمجھ سمجھ کر پڑھنے کی کی کوشش ھی نہیں کرتی۔اگرچہ۔قرآنِ کریم سے محبت اور قرآنِ مجید کی عزت ہماری قوم کے اکثر لوگوں کے دِلوں میں موجود ھے۔مگر بہت کم لوگوں کو علم حاصل ھے کہ اللہ تعالے نے قرآنِ مجید میں کیا کیا ھدایات۔احکام۔اصول۔اور باتیں بیان فرمائی ھوئی ہیں۔اِس آیت (7:35) کے الفاظ پر غور کرنے سے صاف پتہ چل جانا چاہیے کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد بھی ہر ایک قوم کے اندر۔اُس قوم کے اپنے ھی لوگوں میں سے رسولوں کا آنا ایک لازمی امر ھے۔اللہ تعالے اپنے بندوں کو ۔ناحق، غلط اور بلاوجہ ھدایت یا احکام نہیں فرماتے۔اگر فرض کر لیا جائے کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد۔ اللہ تعالے نے کسی رسول کو نہیں بھیجنا تھا ۔تو پھر کیسے ممکن تھا کہ اللہ تعالے۔قرآنِ مجید میں یہ آیت لکھوا دیتے۔اللہ تعالے کے وقار کو مدِ نظر رکھ کر سوچیں: **إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ** اور **رُسُلٌ مِّنكُمْ** پر غور کریں ۔اب چھ مختلف علماء کے ترجمے ملاحظہ فرمائیں۔

Al-A'raaf: Chapter 7- Verse 35

يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ
يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾

Al-A'raaf: Chapter 7- Verse 35

يَابَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾

علامہ جوادی [7:35]	محمد جوناگڑھی [7:35]	Jama'at Ahmadiyya
اے اولاد آدم جب بھی تم میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آئیں گے اور ہماری آیتوں کو بیان کریں گے تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا اس کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہو گا	اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں جو میرے احکام تم سے بیان کریں تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے	[7:36] اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔
محمد حسین نجفی [7:35]	**جالندہری [7:35]**	**ابوالاعلی مودودی [7:35]**
اے اولادِ آدم اگر تمہارے پاس تم ہی سے میرے کچھ رسول آئیں جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں (اور میرے احکام تم تک پہنچائیں) تو جو شخص پرہیز گاری اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ ان کے لئے نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔	اے نبی آدم! (ہم تم کو یہ نصیحت ہمیشہ کرتے رہے ہیں کہ) جب ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آیا کریں اور ہماری آیتیں تم کو سنایا کریں (تو ان پر ایمان لایا کرو) کہ جو شخص (ان پر ایمان لا کر خدا سے) ڈرتا رہے گا اور اپنی حالت درست رکھے گا تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے	(اور یہ بات اللہ نے آغاز تخلیق ہی میں صاف فرمادی تھی کہ) اے بنی آدم، یاد رکھو، اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنا رہے ہوں، تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویہ کی اصلاح کرلے گا اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے

اے میری قوم کے لوگو! اپنے مالک اپنے اللہ تعالے کی صاف اور سیدھی آیات کی توھین نہ کرو۔ دیکھو۔ کہ ھمارے بعض علماء نے کیسے دانستہ طور پر اس مقدس آیت کے اندر بیان شدہ سیدھی اور صاف ھدایت کو چھُپانے، تبدیل کرنے، یا غائب کر دینے کی کوششیں کی ہیں۔ آیت کے الفاظ پر ذرا توجہ اور غور فرمائیں۔ اللہ تعالے نے تو صاف فرمایا ھے: اے لوگو! جب کبھی تمہارے پاس اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے (رسول) آئیں جو تم ہی میں سے ھوں۔ اور وہ میری آیات (باتیں یا نشانیاں) تم کو سُنائیں ۔ تو تم میں سے جو لوگ، اللہ کا تقوہ اختیار کریں اور اُن رسولوں کی بات مان کر، اپنی اپنی اصلاح کرلیں گے۔ اُن کیلئے کوئی خوف یا غم کرنے کی بات نہیں ھو گی۔

اِس آیت کا سیدھا ترجمہ کرنے سے لازماً سوال پیدا ھوتا ھے۔ کہ۔ پھر تو نزولِ قرآن کے بعد والے زمانے کی ہر قوم کے اندر۔ کئی رسولوں کے آنے کی خوش خبری بیان ھوئی ھے۔ چونکہ اللہ تعالے نے اِس آیت میں۔ آئندہ زمانے میں آنے والے رسولوں کے استقبال کیلئے پیش از وقت ھدایت بیان فرمائی ھے لہذا یہ تمام رسول۔ نزولِ قرآن کے زمانے کے بعد ھی آنے چاہئیں۔ بعض اردو ترجموں میں اِس آیت کے معنوں کو کچھ اِس طرح

پیش کیا گیا ھے۔ کہ۔ جیسے اِس آیت میں آئندہ آنے والے رسولوں کو مان لینے کا ذکر نہیں ھے بلکہ ایسے ھی کوئی ماضی کی بات بتائی گئی ھے۔ آپ سے درخواست ھے کہ آپ خود۔ آیت کے الفاظ پر بھی توجہ رکھیں۔ اللہ تعالے کو سچ مُچ اپنے پاس موجود یقین کریں۔ اللہ تعالے سُنتے بھی ہیں اور دُعا کرنے والوں کی دُعا کا جواب بھی دیتے ہیں۔ اللہ جی کی آیت کا مطلب اللہ جی سے بڑھ کر کون جان سکتا ھے ؟ اللہ تعالے وعدہ بھی کرتے ہیں کہ مُجھ سے پوچھو۔ میں جواب دُونگا۔ یقین کے ساتھ اِس آیت کا مطلب اور مفہوم پوچھ کر ضرور دیکھنا۔ ذرا سے صبر اور محنت کیساتھ۔ اِنشاءاللہ تعالے: آپ کو خود ھی ایسے لگنا شروع ھو جائے گا کہ آپ کو تو اللہ تعالے کی بعض آیات کی بعض باتوں کا نہایت وسیع اور پُر یقین عرفان حاصل ہو گیا ھے۔ اللہ تعالے سے پوچھا کریں ۔ اور پوچھتے ہی رہیں ۔ اگر مشکل پیش آئے تو اِسی ویب سائٹ پر ویڈیو نمبر- 4 کو غور سے سنیں۔ اللہ تعالے آپ کی زندگیوں میں پیش آنے والی ہر ایک مشکل کو آپ کے لئے آسان بھی کر دیں اور مبارک بھی بنا دیں۔ آمین۔ آپ کے تدبر میں آپکی مدد کیلئے چند سوال بطور نمونہ یہاں لکھ رھا ہوں۔

1- اللہ تعالے نے اِس آیت میں رسولوں کیلئے جمع کا صیغہ کیوں استعمال فرمایا؟ کیا ایک سے زیادہ رسولوں کی بات ھے ؟
2- ھدایت تو قرآن میں فرمائی ھے۔ تمام بنی آدم کو مخاطب کرنے کی کیا مصلحت ہو گی؟ کیا ہر مذھب اور ہر قوم میں رسول آسکنے کی بات ھے ؟
3- حضرت محمد مصطفے ﷺ کی وفات کے بعد (نعوذ باللہ) کیا یہ آیت منسوخ ھے یا ابھی تک قابلِ عمل ھے ؟
4- کیا قرآنِ کریم کو پڑھنے والے کسی بھی اِنسان کیلئے۔ اِس آیت (7:35) پر عمل کرنا ، کبھی ممکن ھو گا ؟ کیسے ممکن ھو سکتا ھے ؟

اپنی اپنی توفیق کے مطابق۔ اپنے عالی وقار مالک اور خالق کی اِس آیت (7:35) پر تدبر کریں۔ اِنشاءاللہ تعالے۔ آپ کا دِل گواھی دے گا کہ واقعی اللہ تعالے کی آیات میں کوئی تضاد نہیں ھے۔ اور کوئی آیت منسوخ بھی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالے کے رسول تمام قوموں، ملکوں اور زمانوں میں آنے بھی ممکن ہیں۔ اور آتے رھنے بھی ممکن ہیں ۔ اِس آیت (7:35) کے وقار، سچائی اور قابلِ عمل ھونے پر یقین کرنے کیلئے یہ لازمی شرط ھے کہ اِس آیت کے نزول کے بعد۔ ایک سے زیادہ۔ ایسے رسول مبعوث ھوں جن پر [**رُسُلٌ مِّنكُم**] والی شرط بھی پوری ہو رھی ھو۔ گویا ایسے رسول۔ بنی آدم میں سے جس قوم یا مُلک میں آئیں۔ وُہ اُسی قوم و ملک میں سے بھی ھوں۔ ھر ایک دیانت دار شخص اِس آیت پر غور کر کے یہ تسلیم کرنے پر مجبور ھے کہ جب تک یہ آیت منسوخ نہیں ھوتی۔ تب تک۔ اللہ کے رسولوں کا آتے رہنا ضرور ممکن رھے گا

صداقت - 5 : یقینی علم و عرفان کی بنیاد پر۔ جو چار صداقتیں (آیاتِ قرآن) اِس پانچویں صداقت سے پہلے۔ آپ کے سامنے بیان کر چکا ھوں۔ اُن میں سے **ہر ایک صداقت** ۔ اپنے اندر اتنے مظبوط دلائل رکھتی ھے کہ صاف دِلوں پر خوب واضح ھو جائے کہ قرآنِ مجید تو رسولوں کے ہمیشہ، ہر زمانے، ہر قوم میں آتے رھنے کی تصدیق کر رھا ھے۔ **ہر ایک صداقت** ۔ یقینی ثبوت فراھم کر رھی ھے کہ اللہ تعالے کے رسولوں کا آنا (مبعوث ھونا)۔ محمد مصطفے ﷺ کی زندگی کے بعد بھی جاری و ساری ھے۔ تاھم مزید وضاحت اور مزید یقین دھانی کی غرض سے یہ پانچویں صداقت (قرآنی ثبوت) بھی اسی مضمون میں پیش کر رھا ہوں۔ آپ میں سے جو لوگ۔ اللہ تعالے کے تقوہ کے ساتھ۔ اِس پانچویں صداقت میں بیان کی ھوئی آیت پر غور فرمائیں گے ۔ اللہ تعالے اُنکے دِلوں پر اپنی جناب سے۔ اِس آیت کی سچی تفہیم نازل فرما دیں گے۔ انشاءاللہ۔۔

Surah Al-Ghafir: Chapter 40: Verse 51

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾

Jama'at Ahmadiyya	محمد جوناگڑھی [40:51]	احمد رضا خان [40:51]
[40:52] یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُن کی جو ایمان لائے اِس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔	یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانیٔ دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے	بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے
علامہ جوادی [40:51]	**طاہر القادری [40:51]**	**ابو الاعلی مودودی [40:51]**
بیشک ہم اپنے رسول اور ایمان لانے والوں کی زندگانی دنیا میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جب سارے گواہ اٹھ کھڑے ہوں گے	بے شک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان لانے والوں کی دنیوی زندگی میں (بھی) مدد کرتے ہیں اور اس دن (بھی کریں گے) جب گواہ کھڑے ہوں گے،	یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اِس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں، اور اُس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے،

اے میری قوم کے باشعور افراد: آئیں ھم سب مل کر اپنے پیدا کرنے والے۔ پالنے والے۔ ھدایت دینے والے۔ اللہ تعالے جی کے فرمائے ھوئے اِن الفاظ کو سچے دِل کے ساتھ اللہ تعالے کا کلام مان کر اِن الفاظ کی قدر اور عزت۔ اپنے عمل کے ساتھ کر کے دکھلا دیں۔ خالی زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل سے۔ اپنے مالک، اپنے اللہ تعالے جی کو بتلائیں کہ۔ اے ھمارے پیارے اللہ جی : ھم آپ کے کلام (قرآنِ مجید) کی واقعی ایسی عزت و تکریم کرتے ہیں کہ آپ کے پاک کلام کے بر خلاف، (متضاد، بالمقابل) کسی بھی دوسری ہستی (انسان، معاشرہ، مذھبی راہنما، خاندان) کے کلام کی اطاعت نہیں کریں گے۔ میرے ہم وطن بھائیو اور بہنوں۔ آئیں۔ میرے ساتھ مل کر اپنے اللہ جی کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

آپ جہاں کہیں بھی ہیں۔ وہیں پر اپنے اللہ تعالے کی موجودگی کا جتنا ممکن ہو سکے اُتنا پختہ تصور کر کے۔ اِس آیت (51-40) کے الفاظ، ترتیب اور حکمت پر حتی الوسع تدبر کریں۔ اللہ تعالے کی اپنے پاس موجودگی کا تصور۔ اپنی اپنی پوری صلاحیت کے مطابق کریں۔ یہ تصور کرنے کے لئے ایک آزمودہ ترکیب اور مثال آخری صفحہ پر لکھ دیتا ہوں۔ اِس آیت (51-40) پر تدبر کرنے کو جاری رکھیں ۔ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا کے الفاظ پر غور فرمائیں ! اللہ تعالے ایک سے زیادہ رسولوں کی مدد کرنے کا۔ یقینی وعدہ فرما رھے ہیں ۔ ھمارے عالیشان اللہ نے اِس آیت میں صرف ایک ہی لفظ لَنَنصُرُ بطور۔ فعل۔ استعمال کیا ھے۔ تا کہ شیطان اِس آیت کے معنے ماضی کے رسولوں کی طرف منصوب نہ کروا سکے۔

دیکھیں کہ کتنے صاف طور سے اللہ تعالے نے۔اِس آیت(51-40)میں وعدہ(اعلان)فرمایا ھے کہ اللہ تعالے اپنے رسولوں کی اِس دُنیاوالی زندگی میں مدد کریں گے ۔ اگر۔حضرت محمد مصطفے ﷺ ۔ کے بعد۔قیامت تک اللہ کے کوئی رسول اِس دُنیامیں نہیں آسکتے ؟ تو اِس دُنیا کی زندگی میں رسولوں کی مدد کرنے والا وعدہ پورا کرنا تو ممکن ھی نہیں۔پھر اللہ تعالے کی اِس آیت کا کیا ھو گا؟ تدبر فرمائیں!!!۔

چونکہ اللہ تعالے کی آیت سچی ھے۔لہذا ختمِ نبوت والا نظریہ درست ہونا ممکن ہی نہیں ھو سکتا۔ چھ مختلف علماء کے ترجمے آپ کے سامنے پیش ہیں۔اپنے اپنے صدقِ دِل کے ساتھ اِن سب پر غور اور تدبر کیں۔پھر اپنے اللہ جی سے التجا کر کے ضرور پوچھیں۔آپ کی سہولت کیلئے چند ایک سوال۔نمونے کے طور پر لکھ رہا ہوں۔آپ خود بھی اِن سوالوں کے علاوہ بھی سوالات سوچیں اور اُن پر حتی الوسع تدبر کریں۔اللہ تعالے آپ کی مدد اور راہنمائی فرمائیں۔آمین۔

1- قرآنِ کریم میں جو بات آئندہ کرنے کا وعدہ کر کے فرمائی ہو۔وُہ بات کیا نزولِ قرآن کے بعد کے زمانے میں ہونی چاہیے ؟
2-اِس آیت میں کن رسولوں کی مدد کا وعدہ ھے ؟ کیا ایک سے زیادہ رسولوں کی مدد کا وعدہ ھے ؟
3 – کیا قرآنِ مجید اَب بھی سچ ھے اور قابل عمل ھے ؟ کیا اِس آیت والا(رسولوں کی مدد کرنے کا)وعدہ بھی قیامت تک سچا ہونا چاہیے ؟
4 – لیکن وعدہ تو اِسی دُنیا میں مدد کرنے کا بھی ھے۔یہ اِس دُنیا میں مدد کرنے والا وعدہ کیسے پورا ھو گا ؟
5 –کیا یہ ممکن ھے کہ اللہ کی یہ آیت بھی سچ ہو۔اور نظریہ ختم نبوت بھی صحیح (سچ)ھو ؟

اے میری پیاری قوم کے جملہ افراد۔میرے عزیز ہم وطن لوگو:اَس مضمون میں جو پانچ صداقتیں (قرآنی آیات کے حوالہ جات) آپ کے سامنے پیش کیں ہیں۔اِن صداقتوں پر غور کریں۔یاد رکھیں کہ اِس دُنیاوالی زندگی میں اللہ تعالے کسی کو(نہ کسی فرد کو۔نہ کسی قوم کو) عذاب نہیں دیتے جب تک کوئی رسول مبعوث نہ فرمادیں۔اس زمانے میں اُمتِ مسلمہ کی اکثر قوموں پر عذابِ الٰہی کی حالت ھے۔سوچیں!کیسے اور کیوں ؟

اِس آیت میں بھی اور بہت ساری اور آیاتِ قرآن میں بھی۔اللہ تعالے کے رسولوں کو مان لینے والے لوگوں (افراد بھی۔قومیں بھی) کے لئے اللہ تعالے کے۔یقینی مدد،رحمت،مغفرت اور نصرتِ الٰہی کے وعدے ہیں۔اللہ تعالے کے وعدے سچے ہیں ۔ ہماری قوم نے نظریہ ختمِ نبوت کو ماننے کیوجہ سے۔اللہ کے رسولوں کا۔اُن کے آنے سے بھی پہلے۔عین اُس طرح اِنکار کر دیا ۔ جس طرح بنی اسرآئیل نے۔حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد۔رسولوں کے آنے کا انکار کر دیا تھا ۔جو اور جس طرح کے عذاب۔تب بنی اسرآئیل کی قوم کو ملے ۔ وھی عذاب ۔اُسی جرم کی وجہ سے آجکل ھماری قوم کو مل رھا ھے۔ جب تک بنی اسرآئیل نے رسولوں کے آنے کو قبول نہیں کیا۔تب تک ذلت والے عذاب میں مبتلا رھے۔اللہ کرے کہ ہماری قوم۔اِس جُرم سے (رسولوں کے آنے سے اِنکار) جلد توبہ کر لے۔آمین۔

آپ کا بھائی۔محمد اسلم چوہدری(صبغت اللہ)۔آج مورخہ 18 نومبر 2012 ھے۔

اللہ تعالے کی موجودگی کا تصور کرنے کی ایک ترکیب اور مثال

آپ نے کئی مرتبہ یہ دیکھا ہو گا کہ آپ اپنے کسی قریبی عزیز یا گھر کے کسی فرد کے ساتھ کوئی بات کرتے ہیں یا کُچھ پوچھتے ہیں۔ حالانکہ وُہ فرد۔ آپ کو نظر نہیں رہا کیونکہ دوسرے کمرے میں یا گھر کے کسی ایسے حصہ میں ھے جہاں آپ کو آنکھوں سے نظر نہیں آرھا۔ مگر آپ کو پکا پتہ ھے (یقینی علم ھے) کہ وُہ فرد (شخص) وہاں پر موجود ھے۔ ایسے اَن گنت واقعات ہوئے ہونگے جب آپ نے کسی عزیز، واقف شخص سے اُس کو دیکھے بغیر کوئی بات، پوچھی ہو گی لیکن اُس وقت۔ آپ کو حالات کی بِنا پر یہ پکا علم تھا کہ وُہ شخص (ماں۔ باپ۔ بھائی۔ بیٹا۔ بیوی،،) وہاں موجود ھے اور آپ کی بات کا جواب بھی آپکو متوقع ہو گا۔ ایسے بعض واقعات کو اپنے ذھنوں میں یاد کریں۔

پھر اس قسم کے واقعات کے موقعوں پر۔ اپنی ذھنی کیفیت پر دھیان کریں۔ آپ نے کئی مرتبہ کسی نہ کسی۔ کے ساتھ اُس کو دیکھے بغیر اور اُس کی آواز سُنے بغیر۔ کوئی بات بتائی ہو گی یا پوچھی ہو گی ۔ اُس حالت اور ماحول اور کیفیت کو یاد کریں ۔ عین جِس طرح سے۔ ایسے موقعوں پر ہمیں دیکھے اور آواز سُنے بغیر یہ پکا پتہ (یقین) ھوتا ھے۔ کہ ھمارا وُہ عزیز (شخص) وہاں پر موجود ھے (بَس نظر نہیں آرھا)۔ اور ہماری بات یا سوال کو سُن سکتا ھے۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو جواب بھی ضرور دے گا۔ بالکل اِسی طرح سے۔ اللہ تعالے کی اپنے پاس موجودگی کا یقین کرنے اور تصور کرنے کی بار بار درخواست کر رھا ہوں۔ آپ سب کو میرے اللہ تعالے نے۔ بغیر دیکھے یقین کر سکنے کی صلاحیت عطا کی ہوئی ھے۔ اور اِس صلاحیت کے کئی کئی عملی تجربے بھی کروائے ھوئے ہیں۔ اگرچہ اُن تجربوں میں، آپ بعض اِنسانوں کی وہاں موجودگی کا۔ بغیر دیکھے یقین کرتے رھے ہیں۔ مگر اِس صلاحیت کا تجربہ تو کر چکے ہوئے ہیں۔

اِس مثال کے مطابق۔ اللہ تعالے کی اپنے پاس موجودگی کا تصور کریں۔ آپ صرف اعتماد کے ساتھ کوشش شروع کریں۔ باقی کا کام اللہ تعالے خود کروالیں گے۔ انشاءاللہ۔ اِس مضمون کو پڑھتے وقت بھی اور نمازوں کے دوران بھی جب بھی یاد آجائے۔ یہ تصور کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالے آپ پر۔ اپنے فضلوں، رحمتوں، اور برکتوں کے دروازے کھول دیں گے۔ اللہ جی غفور اور رحیم اور رحمٰن ہیں ۔ اللہ اکبر